اپنی بات

اردو زبان وادب اور صحافت کا ہندوستان کی جنگ آزادی میں نمایاں رول رہا ہے۔ آزادی کی اس جنگ میں ملک کے جیالوں کے ساتھ ساتھ شریک ہوکر مولانا حسرت موہانی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا ظفر علی خاں نے اپنے اخبارات ورسائل میں جوش وجذبے سے بھرپور مضامین شائع کیے۔ ان مضامین کی اشاعتوں کے سبب ان کے اخبارات ورسائل پر پابندیاں لگیں اور انھیں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ مولانا حسرت موہانی نے تو اپنے 'اردوئے معلیٰ' کو جنگ آزادی کی خدمات کے لیے پوری طرح وقف کردیا تھا۔ بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ جنگ آزادی کا پُرشکوہ اور پرجلال نعرہ 'انقلاب زندہ باد' بھی مولانا حسرت موہانی نے سب سے پہلے لگایا تھا۔ یہ تمام عظیم صحافی اپنے اخبارات میں آزادی کے شیدائیوں ومتوالوں اور مظلوموں وبیکسوں کی آواز بن گئے تھے، بلکہ یہ بات بالکل درست ہے کہ آزادی کے لیے عوام میں سیاسی شعور پیدا کرنے اور ان کے دلوں میں جوش وجذبہ کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

'اردوئے معلیٰ'، 'ہمدرد'، 'الہلال' اور 'زمیندار' کے صفحات کے صفحات اس بات پر شاہدِ عدل ہیں کہ ہندوستان کی جنگ آزادی میں اردو زبان و ادب کے علم برداروں نے اپنے مضامین اور منظومات کے ذریعہ نہ صرف قوم کو جگانے کا کام کیا، بلکہ ان کی ہر ہر قدم پر رہنمائی بھی کی۔ زندگی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لانے والے ان جیالوں کو ہمیں سلام کرنا چاہیے اور ہمہ وقت ان کے کارناموں کی بازگشت ہوتی رہنی چاہیے تاکہ نئی نسل بھی ان کے کارناموں سے واقف وروشناس ہوتی رہے۔

اردو جو ہماری جمہوری، تہذیبی، لسانی اور ثقافتی زبان ہے، اس کے مزاج وکردار میں نعرۂ حق کا غلغلہ پوشیدہ ہے۔ جب یہ نمائندہ زبان خاک وطن کے ہر ذرّے کو دیوانہ بنالینے کی آرزو دلوں میں پیدا کرتی ہے تو جوش وجذبہ سے سرشار جنوں خیزوں کا قافلہ جوق در جوق اس کے جلو میں بڑھتا جاتا ہے۔ تحریک آزادی کے مختلف مرحلوں کی جھلکیوں سے اردو ادب کی تاریخ بھری پڑی ہے۔ محققین کو اس کی چھان پھٹک کر سامنے لانے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری نسل اردو ادب کے جیالوں سے، ان کی آزادیٔ ہند کے لیے خدمات سے پوری طرح واقف ہوسکے۔ اس لیے کہ ہمارے ان مجاہدینِ آزادی کی تحریروں نے ہی قوم میں وہ جوش وجذبہ بھر دیا تھا کہ برطانوی سامراج کی غلامی کا طوق اُتارنے کے لیے قوم متحد ہوگئی اور ہماری تہذیبی قدریں اس طرح ایک جگہ جمع ہوگئیں کہ جیسے وہ ہمیشہ سے ایک ساتھ رہتے آئے تھے۔ ان میں رنگ ونسل اور شیخ وبرہمن کا فرق ختم ہوگیا اور جنگ آزادی کے جوشیلے نغموں نے بلاشبہ برطانوی ایوانِ اقتدار کو لرزہ براندام کردیا۔ آزادی کے تمام متوالوں کو ہمارا بہترین خراجِ عقیدت یہ ہوگا کہ ہم آزادی کی قدر کریں اور ملک وقوم کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرنے کے لیے خود کو تعلیمی، معاشی اور بنیادی سطح پر مضبوط کریں تاکہ ملک وقوم دونوں کامیاب وکامران ہوں اور مرغانِ چمن کھلی فضاؤں میں آزاد اُڑان بھرتے پھریں۔ تمام قارئین کو جشن آزادی کی بہت بہت مبارکباد۔

اردو اکادمی، دہلی کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ گزشتہ دنوں 'تقریب عیدملن' کا انعقاد بھی اسی کا حصّہ ہے۔ اس لیے کہ یہ ہماری ثقافت وتہذیب سے جڑا ہوا ہے۔ اس سے ہمارے ملک کی تہذیب وثقافت بھی وابستہ ہے۔ یقیناً اس سے آپسی بھائی چارہ بڑھتا ہے اور ہمارے ملک کی کثیر جہتی ثقافت پروان چڑھتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح 'ایوانِ اردو' کو آپ تاثراتی خطوط کا انتظار ہے۔

—ادارہ